www.emarsiya.com

شہادت حضرت علی اکبر علیہ السلام

مرثیہ ۹

رضا جہاد کی مانگی جب آ کے اکبر نے ۱ لگا کے سینے سے اپنے کہا یہ سرور نے
دکھائی پیری میں کیسی گھڑی مقدر نے کہ تم بھی چھوڑ کے تنہا مجھے چلے مرنے

تمہیں نہ ہو گے تو زندہ رہوں گا میں کیونکر
تمہارا داغِ جوانی، سہوں گا میں کیونکر

کسی کا دخل نہ چارہ ہے کچھ مشیت میں ۲ رہیگا ہو کے وہی جو لکھا ہے قسمت میں
تمہارا نام بھی ہے محضرِ شہادت میں تمہیں بھی چھاؤنی چھائی ہے دشتِ غربت میں

مگر ذرا پھوپھی اماں سے اپنی مل آؤ
بچی سے بہنوں سے اور ماں سے اپنی مل آؤ

حرم سرا میں جو داخل ہوئے علی اکبر ۳ بپا تھا آلِ رسالت مآب میں محشر
پڑی تھی سجدۂ خالق میں مادرِ مضطر تمام بیبیاں تھیں فرطِ غم سے خاک بسر

کلیجہ تھامے ہوئے ماں دعائیں دیتی تھی
پھوپھی گلے سے لگائے بلائیں لیتی تھی

ہوئی جو دیر تو خیمے میں شاہِ دیں آئے ۴ سجا کے اور سجیلے جوان کو اپنے
سلاحِ جنگ لگا کر خود اپنے ہاتھوں سے جگر سے کھینچ کے اِک آہ سرورِ دیں نے

سدھارو، اے مرے آرامِ جاں خدا حافظ
شبیہِ خاتمِ پیغمبراں ! خدا حافظ

اُدھر مُڑا سوئے مقتل وہ دلبرِ مہرو ۵ اِدھر اُبل پڑا چشمِ پدر سے دل کا لہو
رہا نہ ماں کو دلِ بے قرار پر قابو گھٹیں جو سینے میں آہیں نکل پڑے آنسو

چلا نکل کے وہ گلفام اِس طرح در سے
کوئی جنازہ نکلتا ہے جس طرح گھر سے

غل تھا خیمے سے نکلا وہ ماہ کیا کہنا ۶ نہ ٹھہرے چہرے پہ جس کے نگاہ کیا کہنا
جہانِ حسن کے شاہوں کا شاہ کیا کہنا شبیہِ شاہِ رسالت پناہ کیا کہنا

امیر زادۂ ملکِ جلال آتا ہے
علیؑ خصال، محمدؐ جمال آتا ہے

پہنچ کے رن میں رجز خواں ہوا جو وہ جرار ۷ دہل کے رہ گیا ہیبت سے لشکرِ کفار
کیا وہ حملۂ شیرانہ، شیر نے اک بار صفِ عدو ہوئی دم بھر میں واصلِ فی النار

عمر پکارا کہ اے بزدلو! نہ دیر کرو
اسے بھی گھیر کے چاروں طرف سے زیر کرو

www.emarsiya.com

اکیلی جان پہ کرنے لگی جو فوج شریر ۸ چہار سمت سے بارانِ تیغ و تیر
نڈھال ہوگیا زخموں سے دلبرِ شبیر   لہو سے ہوگئی رنگیں سوالؑ کی تصویر
سنانِ ابنِ انس نے غضب کا وار کیا
سناں سے چھید کے سینہ جگر فگار کیا

گرے زمیں پہ جو گھوڑے سے اکبرِ ذی جاہ ۹ پکارے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ
دمِ مفارقتِ جسم و جان ہے ابتاہ   حضور بالیں پہ آئیں تو لوں میں ...
یہ سن کے جانبِ مقتل امامِ دیں دوڑے
کلیجہ تھامے ہوئے بادلِ حزیں دوڑے

بڑی تلاش سے پائی جو شہ نے لاشِ پسر ۱۰ عجیب منظرِ صبر آزما تھا پیشِ نظر
پڑا تھا جلتی ہوئی ریت پر وہ رشکِ قمر   دبائے خوں بھرے ہاتھوں سے اپنا زخمِ جگر
ہٹایا ہاتھ جو شہ نے پسر کا سینے سے
لہو ابل پڑا قلب و جگر کا سینے سے

سرہانے بیٹھ کے بیکس امام نے رکھا ۱۱ سر اپنے زانو پہ کڑیل جوان بیٹے کا
لہو بھرے ہوئے ماتھے کو پیار سے چوما   رکا نہ رو کے تو سیلابِ اشک بہنے لگا
پڑے جو اشکوں کے چھینٹے پسر کو ہوش آیا
شہِ انام کے نورِ نظر کو ہوش آیا

کھلیں جو آنکھیں تو حسرت سے ہر طرف دیکھا ۱۲ کہا امام نے کیا دیکھتے ہو اے بیٹا!
کہا بس آپ کے آنے کی دیر تھی بابا   نبیؐ ہیں بالیں پہ موجود، پائنتی دادا
میں دیکھتا ہوں سرہانے کھڑی ہیں دادی بھی
نبیؐ کی لختِ جگر، دیں کی شاہزادی بھی

لکھا ہوا ہے روایاتِ مستند میں یہی ۱۳ کہ رہ گئی تھی کلیجے میں ٹوٹ کر برچھی
پسر کے سینے سے برچھی جو باپ نے کھینچی   جگر سے خون کی موٹی سی دھار بہ نکلی
رکی جو دھار لہو کی تو سانس ٹوٹ گئی
اجل ضعیف پدر کا شباب لوٹ گئی

... جواں کی لاش اٹھائے جو شہ سے اٹھ نہ سکی ۱۴ پکارے المدد اے ضعفِ عالمِ پیری
کٹا کے شانے ترائی میں سو رہے بھائیؑ   مدد کرو گے نہ کیا؟ بیکسی میں بھائی کی
کہاں ہو قاسمؑ و عونؑ و محمدؑ! آؤ تمہیں
جوان بھائی کی میت ذرا اٹھاؤ تمہیں

کوئی مدد کو نہ پہنچا، تو یا علیؑ! کہہ کر ۱۵ ضعیف باپ نے خود ہی اٹھائی لاشِ پسر
اندھیرا چھایا تھا، آنکھوں میں کھو کے نورِ نظر   نظر نہ آتی تھی صورت کوئی نہ راہ گزر
قدم قدم پہ نقاہت سے ڈگمگاتے تھے
سنبھل کے چلتے تھے، تھرا کے بیٹھ جاتے تھے

www.emarsiya.com

قریبِ خیمہ جب آئے اُٹھائے لاش پسر ۱۶ کہا یہ فضہ نے سیدانیوں سے گھبرا کر
امام لاتے ہیں کڑیل جواں کی لاش مگر دفورِ ضعف سے چلنا ہے دو قدم دوبھر
خبر یہ دیتے ہی فضہ مدد کو دوڑ پڑیں
عقب میں ثانیِ زہرا مدد کو دوڑ پڑیں

غرض کہ خیمے میں آئی جو لاش اکبر کی ۱۷ گھڑی تھی سوگ نشینو پہ طرفہ محشر کی
پچھاڑیں کھاتی تھیں بہوش بتول حیدر کی بندھی تھیں ہچکیاں ذُریتِ پیمبر کی
نبیؐ کی آل پہ ٹوٹا وہ آسماں غم کا
بپا ہے آج بھی دُنیا میں شورِ ماتم کا

قطعات

نواسے کو زباں اپنی چُسائی تھی پیمبر نے ۱ لگی تھی آگ جو دل میں بجھائی تھی پیمبر نے
اُبلتا کیوں نہ اِلّا اللہ کا چشمہ رگِ جاں سے مئے توحید کی گھُٹی پلائی تھی پیمبر نے

علیؑ کے نورِ نظر کو حسینؑ کہتے ہیں ۲ نبیؐ کے لختِ جگر کو حسینؑ کہتے ہیں
جو اصلِ مقصد و مقصودِ باغِ امکاں ہے اُسی شجر کے ثمر کو حسینؑ کہتے ہیں

مرگِ طبعی اور مرگِ ناگہانی اور ہے ۳ حق پہ مرنا یا حیاتِ جاودانی اور ہے
طالبانِ مُلک و ثروت کے فسانے اور ہیں تاجدارِ کربلا! تیری کہانی اور ہے

شہادت حضرت علی اصغر علیہ السّلام

مرثیہ ۱۰

علیؑ کے نقشِ قدم پر قدم جمائے ہوئے ۱ نبیؐ کے دین کو راہِ خدا بنائے ہوئے
چراغِ نورِ حقیقت سے لو لگائے ہوئے حریمِ دل میں وِلا کا دِیا جلائے ہوئے
خدا کے نور سے چودہ طبق کئے روشن
کھڑے تھے سرورِ دیںؑ شمعِ حق کئے روشن

جہاں پہ سکّۂ توحیدِ حق بٹھائے ہوئے ۲ فنا کے نقش پہ رنگِ بقا جمائے ہوئے
حسینؑ عالمِ انسانیت پہ چھائے ہوئے کھڑے تھے یکّہ و تنہا لُٹے لُٹائے ہوئے
نہ لشکر ہے نہ سپاہ ہے، نہ کثرت الناس ہے
نہ قاسمؑ نہ علیؑ اکبرؑ، نہ عبّاس ہے

پکاریں خیمے سے ناگاہ فضۂ مغموم ۳ شتاب لائیے تشریف اے شۂ مظلوم
زمیں پہ گر پڑے جھولے سے اصغرِ معصوم دفورِ ضعف سے اُمّیدِ زیست ہے معدوم
نہ بولتے نہ ہمکتے نہ مُسکراتے ہیں
دمِ اخیر ہے، پیاسے جہاں سے جاتے ہیں